كشف اللثام عن

غربة الاسلام

تاليف سيد ابو بكر بن حسن بن اسد الله شاه آبادی

طبع في مطبع مفيد عام الواقع
في آگره في سنه ١٣٠٥ الهجرية

تم

والاثر المتبعين آثار رسول الله صلعم وآثار اصحابه اهل السنة لانهم
على تلك الطريق التى لم يحدث فيها حادث وانما وقعت الحوادث والبدع
بعد رسول الله صلعم واصحابه والبدعة عبارة عن فعل لم يكن فابتدع
والاغلب فى المبتدعات انها تصادم الشريعة بالمخالفة او توجب التعاطى
عليها بزيادة او نقصان انتهى مین کهتا ہون کتاب مشکوۃ شریف وغیرہ مین باب الاعتصام
بالکتاب والسنة منعقد ہے اوسمین وہ احادیث بہی لکہی ہین جنمین مذمت بدعت واہل بدعت
کی آئی ہے اسی طرح اکثر صحاح وسنن مین اخبار مرفوعہ صحیحہ دربارۂ اجتناب سنت عن البدعہ
موجود ہین اللہ تعالی جب بندہ مسلمان کا انجام بخیر کرنا چاہتا ہے اوسکو دنیا مین توحید خالص
وعمل صالح کی توفیق بخشتا ہے ہرچند وہ معصوم نہین ہوتا ہے لکن دل اوسکا معاصی
سے نافر اور طرف طاعات کے مائل ہوتا ہے یہ ایک علامت ہے سعادت دارین کی اور
جب کسی شخص کے ساتہہ ارادہ شر کا فرماتا ہے تو وہ شخص دشمن اخلاص وسنت ہوکر درپے
شکست اہل حق رہتا ہے اور بدعت کی تائید مین اپنے مال وجان کو صرف کرتا ہے یہہ
دلیل ہے اوسکے شقاوت کی مین اپنی طبیعت کا امتحان کرتا ہون تو یہ بات ثابت ہوتی
ہے کہ میرا نفس اصل فطرت مین شیفتہ کتاب وسنت پیدا ہوا ہے میری دل کو مطلق
محبت محدثات کی نہین ہے اور نہ کچھہ حلاوت ارتکاب معاصی مین میسر آتی ہے یہہ
ارتکاب جو مجھسے باغواء نفس امارہ بالسوء و اضلال ابلیس ہوجاتا ہے بنیاد اوسکی جہل و
اثر صحبت ابناء زمان پر ہے ورنہ خواہش اندرونی میری ہمیشہ سے یہی ہے کہ اگر مجکو
دو چار آدمی بہی ہم مذاق میرے مجکو میسر آتے تو مین تارک دنیا ہوکر وقف عبادت مشروعہ مفروضہ
ہوجاتا لکن سخت مجبوری ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے میری آفرینش سے یہ بات

تھی چکی تھی کہ مین بعد بارہ سو سال ہجرت کے دنیا مین پیدا ہونگا اور وہ بھی اس
ملک ہند مین جو کہ معدن شر و بدع و فسق و ضلالت ہے پھر ایسے زمانہ مین کہ نہ دولت اسلام
کی باقی ہوگی اور نہ حلاوت ایمان کی بلکہ غالب ابنا زمان بندۂ شکم و پرستار دینار و درہم
و غلام جامہ و علم و محب دنیا و طالب اولی ہونگے معاد کا انکار کرینگے اسی حیات فانی
کو زندگانی اپنی سمجھکر تمام اوقات صرف منہیات و محرمات و مکروہات و بدعات و محدثات
و ممنوعات رکھین گے نہ حیا اسلامی ہوگی اور نہ غیرت ایمانی اور نہ ندامت عدم احسان
اور نہ خوف اتباع خطوات شیطان بلکہ ہر طرف سے قرب ساعت کا سامان اور ہر شخص مسخ
و خسف و قذف کا شایان ہوگا مجھے اپنی غربت و بیکسی پر نہایت رحم آتا ہے اور کوئی
عون و نصر کسی طرف سے نہین ملتا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک آدمی تنہا نہ کام دین کا کرسکتا ہے
اور نہ انجام دنیا کا دنیا چولھے مین جائے اور اہل دنیا بھاڑ مین جائین کہین اتنا ہی کام
درستی ایمان کا ہمسے بنجائے کہ ہمین توقع اپنی نجات کی یوم آخرت مین ہاتھہ آئے اسلئے کہ
اس طوفان بے تمیزی اور جوش و خروش محبت دنیا مین اپ سنبھالنا ایمان کا اور بچانا احسان
کا اور نگاہ رکھنا اسلام کا مشکل پڑگیا ہے ہر دل مین گیارہ دروازے تو لمۂ شیطان کے ہوتے
ہین اور ایک دروازہ لمۂ رحمن کا ہوتا ہے اوس پر یہ تنہائی و خذلان اہل زمان اور عداوت
غالب افراد نوع انسان فانہم عدو لی الا رب العلمین مجبہ غریب الاسلام عزیز الایمان
پر اس آخر زمان مین وہ حوادث شتی ہاتھہ سے ابنا دہر کے واقع ہوئے ہین جنکے بیان کو
ایک دفتر گران درکار ہے جو کوئی محق ہو کر مرا اور جدال کو ترک کر دیتا ہے تو اوسکا گھر اندر
بہشت کے بنایا جاتا ہے ع یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور اودہر سے دیکھیے کیا ملے
اب عمر میری پنجاہ سال سے متجاوز ہوئی پانچ سات سال اوس پر اور گزر گئے معلوم نہین کہ